خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
12- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 280 منگل 19 رجب-1416ھ' 12 فتح 1374 ہش' 12- دسمبر 1995ء

تمام اقسام حمد کے اللہ سے مخصوص ہیں

تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامّہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آ جاتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔ (عبادت) وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی (عبادت) ہے بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری (عبادتوں) کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ (عبادت) ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 292)

واقفینِ نَو بچیوں کو گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تک بچیوں کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی بارہا ماں باپ سوال کرتے ہیں کہ ہم انہیں کیا بنائیں؟ وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں۔ وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینی بہت ضروری ہے اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے کیونکہ بعید نہیں کہ وہ واقفین بچیاں واقفین کے ساتھ ہی بیاہی جائیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ بعید نہیں تو مراد یہ ہے کہ آپ کی دلی خواہش یہی ہونی چاہئے کہ واقفین بچیاں واقفین سے بیاہی جائیں ورنہ غیر واقفین کے ساتھ ان کی زندگی مشکل گزرے گی اور مزاج میں بعض دفعہ ایسی دوری ہو سکتی ہے۔ ایک واقف زندگی بچی کا اپنے غیر واقف زندگی خاوند کے ساتھ مذہب میں اس کی کم دلچسپی کی وجہ سے گزارا نہ ہو اور واقفین کے ساتھ شادی کے نتیجے میں بعض دوسرے مسائل اس کو درپیش ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ امیر گھرانے کی بچی ہے۔ اس کی پرورش ناز و نعم میں ہے اور اعلیٰ معیار کی زندگی گزار رہی ہے تو جب تک شروع ہی سے اسے اس بات کے لئے ذہنی طور پر آمادہ نہ کیا جائے کہ وہ سادہ، سخت زندگی اور مشقت کی زندگی برداشت کر سکے اور یہ سلیقہ نہ سکھایا جائے کہ تھوڑے پر بھی انسان راضی ہو سکتا ہے اور تھوڑے پر بھی سلیقے کے ساتھ انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ پس ایسی لڑکیاں جن کو بچپن سے مطالبوں کی عادت ہوتی ہے وہ جب واقفین زندگی کے گھروں میں جاتی ہیں تو ان کے لئے بھی جہنم پیدا کرتی ہیں اور اپنے لئے بھی۔ مطالبے میں فی ذاتہ کوئی نقص نہیں لیکن اگر مطالبہ توفیق سے بڑھ کر ہو تو پھر خواہ خاوند سے ہو یا ماں باپ سے یا دوستوں سے تو زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں ہمیں کیا خوبصورت سبق دیا جب فرمایا (۔) کہ خدا کسی کی توفیق سے بڑھ کر اس سے مطالبہ نہیں کرتا۔ تو بندوں کا کیا حق ہے کہ توفیق سے بڑھ کر مطالبے کریں۔ پس واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔

(از خطبہ 17- فروری 1989ء)

وقف اولاد

○ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کردے"

(خطبہ 9 جنوری 1941ء)

نکاح

○ مورخہ 24- نومبر 1995ء کو مکرم غلام مرتضیٰ صاحب ابن مکرم مرزا غلام مصطفیٰ صاحب آف گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ عظمیٰ صاحبہ بنت چوہدری لقمان محمد صاحب آف راولپنڈی مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب محترم چوہدری علی محمد صاحب (جن کو 1924ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے ہمراہ انگلستان جانے کا شرف حاصل ہوا۔) کے نواسے اور عزیزہ عظمیٰ ان کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ابن مکرم عبدالحق صاحب ناصر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-12-1 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نو مولود کا نام "سفیان احمد" تجویز ہوا ہے نو مولود مکرم مبارک احمد طاہر ایڈیشنل سیکرٹری نصرت جہاں کا نواسہ ہے اور مکرم مولانا محمد منور صاحب کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو نیک اور نافع الناس وجود بنائے

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17- نومبر 1995ء کو مکرم طارق محمود صاحب ناصر کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نو مولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "فضہ ناصر" نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مولودہ کو نیک و خادم دین بنائے۔

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- فتح 1374 ھش | 12 - دسمبر 1995ء

نجات کے کیا معنی ہیں

نجات ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہر مذہب کے پیروکار اہم بھی سمجھتے ہیں اور اس کے حصول کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مختلف مذاہب کے مطابق نجات کے معنے مختلف ہیں' بعض مذاہب نے یہ پیش کیا ہے کہ گناہ کے مواخذے سے رہائی ہو جائے یعنی انسان گناہ کرے تو اس کو سزا نہ ملے یا گناہ کرے ہی نہ۔ لیکن زیادہ تر یہ کہ گناہ کرنے کے بعد اس کی سزا نہ ملے تو نجات ہو گی۔ بعض سمجھتے ہیں کہ اگر انسان مختلف قسم کی وہ باتیں جنہیں گناہ کا نام دیا جاتا ہے نہ کرے تو اس کی نجات ہو گئی گویا کہ اسے گناہ کرنے کی عادت سے نجات مل گئی یا گناہ کرنے کی اہلیت سے بھی نجات مل گئی۔ بہر حال مختلف لوگوں نے نجات کو مختلف معنے پہنائے ہیں۔ نجات ہے کیا۔ نجات ہمارے مذہب کے مطابق اس بات کا نام ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو جائے کہ اسے دائمی خوش حالی نصیب ہو چونکہ اگر گناہ نہ کرے گا اور خدا کا بھی اسے پتہ نہیں ہو گا۔ خدا کو وہ پا نہیں سکے گا۔ تو اس کے لئے نجات کے کوئی معنے نہیں ہو سکتے وہ کسی نہ کسی وقت بلکہ اکثر اوقات اپنے آپ کو سکون سے محروم سمجھے گا۔ حقیقی سکون تو خدا تعالیٰ کے حصول میں ہے۔ انسان کا خدا سے تعلق ہو جائے اور خدا بھی انسان کو اپنا عبد سمجھتے ہوئے اپنے قریب کرلے۔ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کو خدا سے محبت ہو اور خدا بھی اس انسان سے خاص طور پر محبت کرے اور اس کا اظہار بھی ہو۔ تو پھر یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ سکون دائمی ہو گا۔ خوشحالی دائمی ہو گی اور انسان اس کیفیت سے کبھی باہر نہیں آئے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ:-

"افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے رہائی ہو جائے۔ لیکن دراصل نجات کے یہ معنی نہیں ہیں اور ممکن ہے ایک شخص نہ زنا کرے نہ چوری کرے۔ نہ جھوٹی گواہی دے۔ نہ خون کرے۔ اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے۔ اور بایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بے نصیب ہو۔ اور محروم ہو۔ کیونکہ دراصل نجات اس دائمی خوشی کے حصول کا نام ہے۔ جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی۔ جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے"۔

آخری فقرہ اس ارشاد میں کلیدی فقرہ ہے۔ یعنی نجات کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے انسان کے دل میں اس کے خالق و مالک کی محبت جوش مارے اور خدا تعالیٰ کے دل میں اپنے اس بندے کے لئے محبت کا جوش پیدا ہو۔ اگر ایسا ہو سکے تو یقیناً ہم کہیں گے کہ جس شخص کو یہ بات حاصل ہے وہ نجات پا گیا ہے بعض اوقات ہم دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت ہے لیکن شرط اصل میں یہ نہیں ہے کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں یا نہیں۔ شرط یہ ہے کہ ہم بھی محبت کریں اور خدا تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرے۔ پس دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کیا وہ بھی ہماری اس محبت کو پذیرائی بخشتا ہے۔ اور ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے۔ اگر دونوں طرف سے محبت کا جوش موجود ہے تو یقیناً انسان نجات پا گیا ہے۔

جو کچھ لیا ہے آپ نے دنیا کے ہاتھ سے
لوٹائیں اس سے بڑھ کے یہ اعزاز کی ہے بات
یہ کیا کہ آپ لیتے رہیں اور کچھ نہ دیں
اس طرح آپ جیت بھی جائیں تو یہ ہے مات

ابو الاقبال

○

مجھے عجیب لگی راستے کی ہمواری
کہ میرے خون کا خاصہ ہے ذوقِ دشواری

بدن کے پھول میں کانٹے چبھو گیا ہے کوئی
عجیب رنگ سے کی ہے کسی نے گلکاری

میں اپنی تنگیٔ داماں میں چھپ کے بیٹھا ہوں
مرا شعور بھی ہے ایک چار دیواری

جو جی رہے ہیں صلیبوں پہ جان دینے کو
وہ اپنے جرم سے کیوں ہو سکیں گے انکاری

وہ کون لوگ ہیں ظلمت نے ڈس لیا جن کو
میں کس کے مرنے پہ کس سے کروں عزاداری

میں نیکیوں کی دعا مانگتا رہا شب و روز
عجیب بات ہے راس آ گئی خطا کاری

مجھے وفا کا سلیقہ سکھا گئے ہیں وہ
جو اپنے وار کو سمجھے ہیں ضربتِ کاری

فلک پہ میری اڑانوں پہ طعن کرتے ہیں
زمیں پہ چلنا بھی جن کے لئے ہے دشواری

نسیم اپنے بزرگوں کی تم روایت ہو
تم اپنے آپ نہ نوری ہو اور نہ ہو ناری

نسیم سیفی

قبولیت دعا کیلئے انتہائی درجہ اضطرار ضروری ہے

دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک (ہدایتوں) کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کے رو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی (-) (ہدایتوں) پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانے کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے۔ اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کرتا ہے کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانے کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے پاس قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔

حقیقی نور کیا ہے

وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہش مند کو ضرورت ہے کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے میں بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔ پس میری روح بول اٹھی کہ خدا تک پہنچنے کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں۔ فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے (کلام الٰہی) سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے (کلام الٰہی) کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کا زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسے باہر آجاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے۔

توہمات کی حقیقت

محترم مولانا مبارک احمد ساقی جو گذشتہ دنوں انگلستان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوئے وہ سب سے پہلے نائیجیریا میں اور اس کے بعد سیرالیون اور لائبیریا میں مربی رہے۔ لائبیریا میں مربی انچارج تھے۔ وہاں سے اخبار دی لبسز جانزویا لائبیریا سے شائع ہوتا ہے میں آپ کا ایک مضمون چھپا جس کا عنوان ہے "کیا توہمات موثر ہوتے ہیں" یہی مضمون اخبار ٹروتھ کے 24۔ نومبر 1961ء کے شمارہ میں بھی شائع ہوا۔ آپ کہتے ہیں:۔

"اگر تم سے ایک شیشہ ٹوٹ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بدقسمتی سات سال تک تمہارا پیچھا کرے گی۔ اور اسی طرح اگر چھتری کو گھر کے اندر کھولا جائے تو یہ بات بھی آپ کی بدقسمتی کا باعث ہو گی۔ یہ توہمات انگریز قوم میں پائے جاتے رہے ہیں۔ بعض ہندوستانی کہتے ہیں کہ شام کے وقت گھر میں جھاڑو نہ دیا جائے ایسا کرنے سے بدقسمتی پیچھے پڑ جاتی ہے۔ ہر ملک میں توہمات موجود ہیں۔ اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف۔ لائبیریا میں کہتے ہیں کہ اگر تم ایک کھڑکی کو دروازے میں بدل دو گے تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ گھر میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے لئے یہ بات غور طلب ہے کہ کیا یہ توہمات موثر ہیں اور کتنے اشخاص ہیں جو حقیقتاً ان سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اگر ہم اس معاملے پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ توہمات ہمارے بزرگوں نے کسی نہ کسی وجہ سے بنائے تھے۔ جب وہ یہ کہتے تھے کہ بچوں کو بعض غیر پسندیدہ باتوں سے روکا جائے تو اسی قسم کی کوئی

باقی صفحہ 5 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو۔ جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے۔ اس وقت تک یہ امید کرنا کہ تم کوئی مفید کام کر سکو گے غلط ہے۔ کوئی مفید کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زندگی کے عملی حصے کو کام میں لگایا جائے طاقت کا زمانہ یہی ہوتا ہے جس کو ہمارے نوجوان حصول تعلیم میں ضائع کر دیتے ہیں۔ عورتوں کے متعلق مشہور ہے۔ بیسی کھیسی۔ یعنی عورت بیس سال کی ہوئی تو بوڑھی۔ مرد کے کام کا وقت بھی بیس سے چالیس سال تک کا ہوتا ہے اور اگر اس میں سے پچیس چھبیس سال تیاری پر لگا دئے جائیں تو پھر آدھا کام ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ پڑھائی میں یا سکول میں اتنا وقت خرچ کر دیتے ہیں۔ ان کے ذہن کند ہو جاتے ہیں اور کسی بڑے کام کرنے کی ان میں طاقت ہی نہیں رہتی۔ جب کسی بڑے کام کے کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو ان کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے کام کرنا ہوتا ہے وہ علم سے کام لیتے ہیں۔ اور تھوڑے سے سرمایہ سے زیادہ کام کرنا جانتے ہیں۔ انہیں محنت کی عادت ہوتی ہے وہ جب کوئی بڑا کام کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر وہ علم اور دولت کا خیال نہیں کرتے کہ وہ کس قدر ہیں۔ بلکہ وہ کام پر لگ جاتے ہیں اور دنیا میں اپنا نام پیدا کر لیتے ہیں۔

جہاں تک مدرسہ کی تعلیم کا سوال ہے میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ میں پرائمری کے امتحان میں بھی فیل ہوا۔ مڈل کے امتحان میں بھی فیل ہوا۔ پھر انٹرنس کا امتحان دیا تو اس میں بھی فیل ہوا۔ لیکن میری عمر ابھی سترہ سال کی تھی جب میں نے تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ اس وقت یہ رسالہ سہ ماہی نکلتا تھا۔ بعد میں ماہوار کر دیا گیا یعنی ایک سال تک رسالہ سہ ماہی رہا۔ اگلے سال ماہوار کر دیا گیا۔ لیکن تم میں کتنے خدام ہیں جن کو سترہ سال کی عمر میں کام کا احساس ہو چکا ہو اور انہوں نے کوئی کام شروع کر دیا ہو اگر کوئی ایسا نوجوان ہے جس نے سترہ سال کی عمر میں کام شروع کر دیا تھا تو کم از کم اسے اتنی تسلی ضرور ہو گی کہ اگر وہ تیس سال کی عمر میں بھی فوت ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے سامنے وہ یہ کہہ سکے گا کہ میں نے تیرہ سال تو کام کر لیا۔ لیکن اگر تم پڑھتے چلے جاتے ہو اور کام کرنے کا احساس تمہارے اندر پیدا نہیں ہوتا تو خدا تعالیٰ کے سامنے کیا کہو گے۔ اگر تیس سال کی عمر میں تم میں سے کوئی خادم ہو جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے کیا کہے گا۔ کہ اس کی قوم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ مذہب نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ ملک نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ کیا وہ خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہے گا کہ میں ساری عمر ڈی۔ او۔ جی۔ ڈاگ۔ یعنی کتا کا سبق دہراتا رہا۔ خدا تعالیٰ سوال کرے گا کہ تم نے دنیا میں کیا کام کیا۔ تو کیا تم یہ کہو گے کہ ڈی۔ او۔ جی ڈاگ۔ ڈاگ معنی کتا یہ کوئی زندگی ہے تم دنیا میں پیدا ہوئے اور پھر مر گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہنے لگے کہ میں ساری عمر یہی سبق دہراتا رہا۔ خدا تعالیٰ کہے گا تم بھی کتے ہی ہو۔ اور کتے سے بھی بدتر۔ یاد رکھو جلدی جلدی پڑھنا ہتھیار کا کام دیتا ہے لیکن ہمارے ملک کے نوجوانوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے گھر پر ڈاکو آئے انہوں نے گھر کی عورتوں پر ہاتھ ڈالا لیکن وہ ابھی چھری تیار کر رہا تھا۔ بعد میں وہ چھری تیار کر کے لے بھی آیا تو اسے کیا فائدہ ہو گا۔ غرض تھوڑی سی تھوڑی مدت میں علم کو ختم کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہمارا ایک انٹرنس پاس لڑکا مولوی فاضل تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ انگریزی یا عربی بول سکے حالانکہ اسے بہت سے ایسے مواقع میسر آتے ہیں جن سے اگر وہ چاہے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کسی زمانے میں عربی کے بڑے سے بڑے عالم بھی عربی نہیں بول سکتے تھے۔ کیونکہ انہیں عربی بولنے کے مواقع میسر نہیں آتے تھے۔ لیکن اب تو ہمارے پانچ سات آدمی ایسے ہوں گے جو عرب ممالک سے ہو آئے ہیں اور پھر عربی بولنے والے طالب علم بھی آتے رہتے ہیں۔ انہیں ان سے گفتگو کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ انگریزی دانوں کو تو انگریزی بولنے کے مواقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ لیکن عربی دانوں کو اگر عربی زبان میں کچھ بولنے کا موقع ملے تو ان کی حالت اس شخص کی سی ہو گی جو ایک وزنی ٹرنک سر پر اٹھائے جا رہا ہو۔ وہ اس وقت پسینہ پسینہ ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ انہیں عربی بولنے کی عادت نہیں ہوتی۔ پس تمہیں علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے مثلاً عربی دانوں کو لے لو۔ جتنے طلباء ہمارے جامعۃ المبشرین میں پڑھتے ہیں۔ جہاں تک کورس کی تعلیم کا سوال ہے۔ ان میں سے ایک بھی نہیں جس کی تعلیم مجھ سے دس گنا زیادہ نہ ہو لیکن جتنا کلام الٰہی کو میں سمجھتا ہوں اور اس کے معنی اور معارف بیان کر سکتا ہوں وہ اس کا 1/10 فی صدی بھی بیان نہیں کر سکتے۔ گویا ان کی تعلیم مجھ سے دس گنا ہے لیکن علم 1/10 سے بھی کم ہے۔ کیونکہ وہ پڑھنے کے لئے علم سیکھتے ہیں استعمال کے لئے نہیں۔ کتاب کا علم علم نہیں۔ علم کتابیں پڑھنے کے بعد آتا ہے۔ ہم کتابیں پڑھتے ہیں اور بعد میں ان پر غور کرتے ہیں اور نتائج نکالتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کتاب کے باغیچہ یا وادی میں گھاس یا پھول نکلا ہے۔ وہ گھاس یا پھول اپنی جگہ پر قیمتی نہیں۔ بلکہ ان کی قیمت اس وقت بڑھتی ہے جب مالی ان سے ہار

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد-امریکہ

بشکریہ ہفت روزہ لاہور 2- دسمبر1995ء

اسلامی مملکتوں کا غیر مسلموں سے حُسنِ سلوک

پچھلے دنوں جناب شاہ معین الدین احمد کی تالیف۔ "دین رحمت" زیر مطالعہ رہی جسے "دارالمصنفین اعظم گڑھ" نے شائع کیا ہے مصنف نے 332 صفحات پر محیط اس تالیف کو 15-ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر بات کو پوری تحقیق سے قرآن وحدیث اور تواریخ کے حوالوں سے ترتیب دیا ہے کتاب کا موضوع ہے۔

"اسلام بلا تفریق مذہب وملت اور بلا امتیاز دوست دشمن سارے انسانی طبقوں بلکہ پوری کائنات کے لئے سراسر عدل وانصاف اور رحمت ہے"

بارھویں باب میں "غیر مسلم رعایا کے حقوق" کے زیر عنوان ان دستاویزات اور معاہدوں کے بارے میں تاکیدی احکامات ہیں جن میں غیر مسلموں کی جان ومال اور ان کے مذہبی حقوق کے تحفظ۔ نظام حکومت میں غیر مسلموں کا حصہ۔ اقتدار اور عروج وغیرہ کا مستند حوالوں کے ساتھ تذکرہ ہے۔

سب سے پہلے ان دستاویزات اور معاہدوں ہی کی تفصیل درج کی گئی ہے جو اسلام اور آنحضرت ﷺ خلفائے راشدین اور ان کے مقرر کردہ عمائدین (قرون اولی کے زمانے سے لے کر ہندوستان میں مغلوں کے دور تک) کی طرف سے جاری کئے گئے اور پھر ان کی تاکیدی طور پر پابندی کی گئی۔ مثلاً

حضرت اقدس رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی کی طرف سے نجران کے علاقہ کی فتح پر حضور نے غیر مسلموں کے حقوق اور حفاظت اور ان حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں حسب ذیل احکام جاری فرمائے جو تاریخوں میں آج بھی جوں کے توں محفوظ ہیں:۔

"نجران اور اس کے اطراف کے باشندوں کی جانیں' ان کا مذہب' ان کی زمینیں' ان کا مال۔ ان کے حاضر وغائب۔ ان کے قافلے۔ ان کے قاصد' ان کی مورتیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی ضمانت میں ہیں۔ ان کی موجودہ حالت میں کوئی تغیر نہ کیا جائے گا۔ اور نہ ان کے حقوق میں سے کسی حق میں دست اندازی کی جائے گی۔ اور نہ مورتیں بگاڑی جائیں گی کوئی اسقف (پادری) اپنی اسقفیت سے کوئی راہب اپنی رہبانیت سے کلیسا کا کوئی منتظم اپنے عہدے سے نہیں ہٹایا جائے گا۔ اور جو بھی کم یا زیادہ ان کے قبضہ میں ہے اسی طرح رہے گا۔ ان کے زمانہ جاہلیت کے کسی جرم یا خون کا بدلہ نہ لیا جائے گا۔ نہ ان سے فوجی خدمت لی جائے گی۔ اور نہ ان پر عشر لگایا جائے گا۔ اور نہ اسلامی فوج ان کی زمین پامال کرے گی۔ ان میں سے جو شخص سود کھائے گا۔ میری ضمانت سے بری ہے۔ اس صحیفے میں جو لکھا گیا ہے اس کے ایفاء کے بارے میں اللہ کی امان اور محمد النبی ﷺ کی ذمہ داری ہے۔ ان کو ظلم سے کسی بات پر مجبور نہ کیا جائے گا"

(فتوح البلدان بلاذری ص72 مطبوعہ مصر وکتاب الخراج امام ابویوسف)

خلفاء کے عہد میں اسلام حضرت رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں سارے جزیرۃ العرب میں نفوذ پاچکا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد سعادت میں اسلام جزیرۃ العرب کے باہر کے علاقوں میں بھی مقبولیت کا شرف پانے لگا تھا مگر حضرت عمرؓ کے زمانے میں سب سے زیادہ فتوحات ہوئیں۔ بہت سی قوموں نے اسلام قبول کرلیا۔ اور اسلامی حکومت کے زیر نگیں ہوئیں۔

حضرت عمرؓ نے جو غیر مسلموں کو حقوق دیئے اور معاہدے کئے ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جس سے اندازہ ہو گا کہ غیر مسلموں کے جان ومال اور مذہب کی حفاظت اسلام کی "رحمت کی چادر" سے کس شان کے ساتھ ان کی ہر طرح کی خیرخواہی۔ رواداری اور مذہبی حقوق کی خصوصی نگرانی کی گئی۔

سب سے اہم (اس دور کی) فتح بیت المقدس ہے۔

عیسائی مسلمانوں کے حریف تھے۔ مگر حضرت عمرؓ نے انہیں جو حقوق دیئے وہ یہ تھے:۔

"یہ وہ امان ہے جو خدا کے بندے امیرالمومنین حضرت عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی۔ یہ امان ان کی جان مال۔ گرجا۔ صلیب۔ تندرست بیمار اور ان کے تمام اہل مذاہب کے لئے ہے۔ ان کے گرجوں میں نہ سکونت اختیار کی جائے گی۔ نہ وہ گرائے جائیں گے۔ اور نہ ان کو اور ان کے احاطوں کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔ نہ مذہب کے معاملہ میں ان پر جبر کیا جائے گا۔ جو کچھ اس تحریر میں ہے۔ اس پر خدا اس کے رسولؐ خلفاء اور عام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ بشرطیکہ یہ لوگ مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔"

(طبری۔ جلد5ص1240)

"مصنف دین رحمت" لکھتا ہے بیت المقدس کے علاوہ جو قومیں مفتوح ہوئیں۔ ان سب کو جان ومال اور مذہب کی حفاظت کی پوری ضمانت دی گئی "جرجان" کے معاہدے میں ہے (ترجمہ) ان کی جان ومال' اور ان کے مذہب وشریعت کے لئے امان ہے۔

(طبری جلد5ص2633)

ان معاہدوں کے بارے میں جن میں سے صرف چند بطور مثال دیئے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ خصوصی التفات فرماتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً صوبوں کے گورنروں اور عمائدین کو تاکیدی احکام بھیجتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوعبیدہؓ کو (جنہوں نے شام کا علاقہ فتح کیا) آپ نے لکھا:

مسلمانوں کو ان لوگوں پر ظلم کرنے سے روکو جن کو امان کی ضمانت دی گئی ہے۔ نہ انہیں نقصان پہنچائیں۔ اور نہ ان کا مال ناجائز طور پر کھائیں۔ اور جو شرائط ان سے کی گئی ہیں (جان' مال' مذہبی حقوق وغیرہ کی حفاظت کی') ان سب کو پورا کرو۔"

(کتاب الخراج ص83)

حضرت عمرؓ کی وصیت حضرت عمرؓ کو ان ذمیوں کے حقوق کا اتنا خیال تھا کہ آئندہ کے ہونے والے خلیفہ کے لئے جو وصیت لکھی۔ اس میں ان لوگوں کے بارے میں یہ ہدایت بھی تھی:۔

"میں ان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جن کو خدا اور رسول کا ذمہ دیا گیا ہے۔ جو عہد کیا گیا ہے اس کو پورا کیا جائے گا۔ ان کی حمایت میں لڑا جائے اور ان کی طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دی جائے۔"

(کتاب الخراج ص74)

مسلمانوں کے حسن سلوک کی وجہ سے غیر مسلم۔ ذمی مسلمانوں کے بڑے وفادار اور مددگار بن گئے تھے۔ "کتاب الخراج" میں لکھا ہے:۔

"جب غیر مسلم ذمی لوگوں نے مسلمانوں کی مخلصانہ طور پر عہد کی پابندی اور حسن سلوک کو دیکھا تو یہ مسلمانوں کے دشمنوں کے سخت دشمن اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کے معاون اور مددگار بن گئے۔"

(کتاب الخراج ص80)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں حیرہ کی فتح کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید نے جو معاہدہ کیا اس میں بھی خاص طور پر مذہبی حقوق کے تحفظ کا ذکر تھا۔ اس معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے صاحب کتاب الخراج لکھتا ہے:۔

"ان کی خانقاہیں اور گرجے مسمار نہیں کئے جائیں گے۔ اور نہ ان کے عید کے دن کو ناقوس بجانے اور صلیبیں نکالنے سے روکا جائے گا۔"

(ص84)

مافات (شام) کے پادری کو یہ ضمانت دی گئی:۔

ان کی خانقاہیں اور گرجے نہ گرائے جائیں گے۔ وہ نماز کے اوقات کے علاوہ دن رات جب چاہیں ناقوس بجاسکتے ہیں اور اپنے تہواروں کے موقع پر صلیبیں نکال سکتے ہیں۔"

(کتاب الخراج ص82)

اسی طرح حضرت ابوعبیدہؓ نے جب شام فتح کیا تو وہاں کے عیسائیوں کو ان کے عبادت خانوں کے تحفظ کی پوری ضمانت دیتے ہوئے یہ وعدہ کیا

(ترجمہ)

جب ابوعبیدہؓ نے شام فتح کیا تو عیسائیوں سے یہ وعدہ کیا کہ ان کی خانقاہیں اور گرجے برقرار رکھے جائیں گے"

(کتاب الخراج ص80)

امام ابویوسف (صاحب کتاب الخراج ص80) نے مزید تصریح کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ نے ان معاہدوں کی پوری پوری پابندی کی اور کسی نے ان کے مذہبی حقوق کو عدم تحفظ کا نشانہ نہیں بنایا اور نہ ہی ان کی خانقاہوں اور گرجوں کو نقصان پہنچایا۔

بعد کے ادوار میں خلفاء راشدین کے بعد کے ادوار میں بھی ہونے والے معاہدوں کی دل وجان سے پابندی کی گئی اور غیر مسلموں کے ساتھ سربراہان مملکت اسلامی اور عمائدین اسلام نے ہر طرح سے بے تعصبی اور رواداری کا عملاً ثبوت دیا۔ اور نہ صرف ان کی عبادت گاہوں بلکہ ان کے عہدیداروں اور ان کے اوقاف کو بھی برقرار رکھا۔

خود ہندوستان اس کا روشن ثبوت ہے۔ مولفہ "دین رحمت" اس ضمن میں کئی ایک واقعات بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ جب محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا تو اس نے غیر مسلموں سے رواداری کا سلوک کرتے ہوئے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی ادائیگی کے بارہ میں سندھ کے تمام باشندوں کو امان اور پوری مذہبی آزادی دے دی۔ اور برہمنوں اور دیگر اکابر کے مذہبی حقوق ومراتب برقرار رکھے بلکہ خود حجاج نے بھی ان کے جانی ومالی اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے لئے محمد بن قاسم کو فرمان بھیجا۔

اس حسن سلوک سے سندھ کے باشندے بے حد متاثر ہوئے۔ اور جب محمد بن قاسم مرا تو اہل سندھ نے اس کا بڑا غم منایا اور اس کی یادگار میں اس کی مورت بنائی۔ "مولف دین رحمت" بلاذری حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے (ترجمہ)

اہل سندھ اور اہل ہند اس کی موت پر غمگین ہوئے اور ماتم کیا۔ اور کھرج میں بطور یادگار اس کی مورت بنائی۔"

مغلوں نے تو بہت سے مندروں پر زمینیں وقف کیں اور ان کے پجاریوں کو جاگیریں دیں۔ آخر میں مولف اپنی تالیف کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے کہ اسلام نے غیر مسلموں کے مذہبی۔ جانی اور مالی حقوق ہی کا تحفظ نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں میں ایسی رواداری اور وسعت قلبی پیدا کردی کہ انہوں نے غیر مسلموں کو صلاحیت وقابلیت کے لحاظ سے معاشرہ میں عزت دی۔ مسلمان حکمرانوں نے ان کو بڑے بڑے عہدوں پر مامور کیا۔ ان کے اصحاب علم وکمال کی قدردانی اور ان کا اعزاز کیا۔ اور مغلوں کے زمانہ میں ہندو بڑے بڑے خطاب یافتہ منصب دار۔ انتظامی اور فوجی عہدوں پر مامور رہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

ستارہ مظفر

محترمہ مریم صاحبہ

(اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب)

محترمہ مریم صاحبہ۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حافظ صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے حوالوں کے بھی حافظ تھے۔ مباحثوں میں انتہائی مقبول شخصیت تھے۔ کلام الٰہی کی تلاوت انتہائی خوش الحانی سے کرتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے بعد ان کی کمی کو خداداد قابلیت سے پر کیا۔ آپ صوفیا کے ایک مشہور خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تفسیر کے بہت بڑے عالم تھے۔ سلسلہ کے مفتی، قاضی اور جامعہ کے پروفیسر بھی رہے۔

محترمہ استانی مریم صاحبہ لجنہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں تھیں۔ آپ کا نمبر آٹھواں تھا۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں قائم شدہ مدرسۃ البنات میں پڑھتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر آپ پہلی خزانچی مقرر ہوئیں۔ پہلے جلسہ سالانہ پر منتظمہ خاموشی مقرر ہوئیں۔ مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جو چار درس گاہیں قائم کی گئیں۔ ان میں سے ایک استانی مریم صاحبہ کے ہاں قائم ہوئی۔

حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ پہلی جنرل سیکرٹری نے پہلی مجلس مشاورت کے موقع پر لجنہ کی کارگزاری پیش کی اس میں آپ کی کلاس کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔ "چوتھی درسگاہ مریم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب کے ہاں ہے۔ بہن مریم کے پاس مختلف استعداد کی مستورات اور لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ان کی صحیح تعداد مجھے اس وقت معلوم نہیں۔ پچیس تو صرف قاعدہ (-) پڑھنے والی ہیں۔ اور پچیس (-) ناظرہ پچیس با ترجمہ۔ قرأۃ الرشیدیہ اور فارسی اور فقہ احمدیہ بھی پڑھائی جاتی ہے۔ قرأۃ الرشیدیہ کا نمبر اول ہے اور فارسی کی پہلی کتاب ہے۔ نیز عربی کی پہلی کتاب ان کے پاس ختم ہو چکی ہے۔ انتخاب گلستان اب پڑھائی جاتی ہے۔

کلام الٰہی کی تعلیم احادیث عربی، فارسی کی یہ شاندار ابتداء تھی آپ کلام الٰہی کی تعلیم دینے میں خصوصیت سے دلچسپی لیتی رہیں۔ اس کا سلسلہ عمر بھر جاری رہا حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ پاکستان آپ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ

"مختصر سالوں میں انہوں نے آخری سانس تک کلام الٰہی بہت بڑی تعداد میں بچیوں کو پڑھایا۔ خود میں نے بھی ان سے پڑھا تھا۔"

یعنی جماعت کی بزرگ ہستیوں کو پڑھانے کا شرف آپ کو حاصل رہا۔ آپ لجنہ کے دوسرے کاموں میں بھی دلچسپی لیتی رہیں۔ 1923ء سے 1932ء تک تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ پر تقریر کرتی رہیں۔ پہلے جلسہ سالانہ میں آپ منتظمہ خاموشی تھیں۔ 1926ء حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے عورتوں کے لئے ایک باقاعدہ رسالہ مصباح جاری فرمایا تو آپ نے مصباح کے خریدار مہیا کرنے میں بہت مستعدی سے کام کیا۔(-)

حضرت امام جماعت الثانی نے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کا اعلان فرمایا تو سیرۃ مبارکہ پر مضامین لکھنے والیوں میں محترمہ مریم بیگم صاحبہ کا نام بھی شامل ہے۔ آپ 1928ء سے 31ء تک مضامین لکھتی رہیں۔ آپ کی بیٹی امۃ الحق صاحبہ کا مضمون بھی ایک مرتبہ چھپا۔ 1930ء میں آپ گرلز سکول کی سپروائزر مقرر ہوئیں۔

1930ء میں آپ محاسبہ مقرر کی گئیں۔ 1930ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ منتظمہ جلسہ سالانہ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ 1930ء میں حضرت سیدہ سارہ بیگم کی بیماری کی وجہ سے چھٹی کے باعث آپ نے قائم مقام سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔

31-1930 میں آپ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دستکاری کی کامیاب نمائش کے انعقاد کے لئے بہت مدد کی (تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 261) حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا احمدی مستورات سے امتحان لینے کے لئے جن مستورات نے کام کیا ان میں قادیان کی مستورات سے امتحان لینے والیوں میں محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ بھی تھیں۔

مسلمانان کشمیر کو بدترین غلامی سے آزاد کرانے کے لئے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی تحریک پر پرزور مظاہرہ کرنے کے لئے 14- اگست 1931ء کو تحریک کشمیر کے موقع پر مستورات نے قادیان میں جلسہ کیا۔ جس میں کشمیر کے حالات بیان کئے گئے۔ مقررات میں محترمہ استانی مریم صاحبہ بھی شامل تھیں۔ اس جلسہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تمام ریزولیوشن بھی باتفاق پاس کئے گئے۔ 1932ء حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے نائب سیکرٹری اور قائم مقام سیکرٹری لجنہ رہیں۔ آپ اپنے تمام فرائض اتنے احسن طریقے سے سرانجام دیتی تھیں۔ کہ 1933ء کی سالانہ رپورٹ کارگزاری میں سیکرٹری لجنہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ نے آپ کے کام کی بہت تعریف کی۔ 1934ء میں آپ نائب صدر مقرر کی گئیں۔ اور 1941ء تک اس منصب پر فائز رہیں۔ اور فرائض ادا کرتی رہیں۔

1934ء میں احراریوں نے قادیان میں جلسہ کیا اس میں .... حکومت کے بعض افسروں نے احمدیوں سے ناروا سلوک کیا اور ایک موقع پر حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ نے ایک نوٹس جاری کیا۔ اس نوٹس اور احراریوں کے جلسہ کے خلاف محترمہ استانی مریم صاحبہ کی زیر صدارت لجنہ نے احتجاجی جلسہ کیا اور مندرجہ بالا امور کے خلاف حکومت سے پرزور اپیل کی گئی۔ 1936ء میں حضرت صاحب کی کار پر پتھر پھینکنے کے خلاف آپ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ قرارداد منظور کی گئی غرض آپ کی صدارت میں جلسے ہوتے۔ مختلف قراردادیں پیش ہوتیں۔

1939ء میں تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے حلقہ بیت مبارک میں آپ انتہائی تندہی سے کام کرتی رہیں۔ دارالخواتین کی نگرانی جن ممبرات کے سپرد رہی ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ آپ کو لوائے احمدیت کی تیاری کے لئے سوت کاتنے کی سعادت بھی حاصل رہی۔

آپ ایک عظیم خاوند کی بیوی تھیں۔ جنہوں نے اپنے خاوند کے شانہ بشانہ دین کی خدمات انجام دیں۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا تھے۔ حافظ صاحب کو سفر یورپ میں حضرت صاحب ساتھ لے جانے لگے تو کسی نے اعتراض کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ

"کیا میں کتابوں کی لائبریری اپنے ساتھ لے جاؤں یا اس کی جگہ ایک شخص روشن علی صاحب کو........ ایک دفعہ کسی نے حافظ صاحب سے پوچھا کہ حافظ صاحب کیا آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی کتاب اعجاز........ پڑھی۔ تو آپ نے اسے کہا کہ کتاب کھولو اور آپ نے کتاب کے 35 صفحات زبانی سنا دیئے۔

حافظ کی حالت یہ تھی کہ ایک بات غور سے سن لیتے تو وہ گویا حافظہ میں ریکارڈ ہو جاتی۔ محترمہ استانی مریم صاحبہ جو عاشق کلام الٰہی تھیں۔ اپنی عظیم دینی خدمات کی بدولت ایسے عظیم عالم اور صاحب رویاء بزرگ کی بیوی بننے کے لائق تھیں۔ اپنے اوقات کا ہر لمحہ دین کے لئے قربان کرنے والی یہ ابتدائی ممبرات تاریخ لجنہ میں چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہمیشہ جگمگاتی رہیں گی۔ آپ نے 13- جولائی 1985ء کو وفات پائی۔

بقیہ صفحہ 3

تیار کرتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم مالی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم وادی کے کنارے بیٹھے رہتے ہیں۔ ہم پڑھتے رہتے ہیں لیکن علم کا انیلے سیز (Analysis) استعمال نہیں سمجھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری معلومات خراب ہوتی ہیں ہماری دلیل ناقص ہوتی ہے۔ جو بات ہم دس بار بھی پڑھ چکے ہوں اسے موقعہ پر چسپاں کرنا نہیں آتا اور وقت پر پتہ نہیں لگتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

بات جو خوف کا باعث ہو سنا دیتے تھے۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اگر شیشے کو توڑا جائے۔ اور گھر میں توڑا جائے۔ تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ کسی نہ کسی کو زخمی کر دے۔ خاص طور پر ان دنوں میں جبکہ لوگ جوتا نہیں پہنتے تھے۔ جہاں تک چھتری کا تعلق ہے یہ بارش سے بچنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اگرچہ گیلی گیلی چھتری کو کسی گھر میں یا کسی کمرے میں کھول دیا جائے تو یہ فرش کو خراب کر دے گی۔ خاص طور پر ایسے فرش کو جو مٹی کا ہو۔ یعنی سیمنٹڈ نہ ہو۔ اور پرانے زمانے میں فرش ایسے ہی ہوتے تھے۔

تمام توہمات کے پیچھے کوئی نہ کوئی فلاسفی ہوتی ہے۔ اور وہ بعض اثرات کے وارد ہونے کو روکنے کے لئے بیان کئے جاتے ہیں۔ اگر ایسا خطرہ واقعی وارد ہو جائے تو نتیجہ اس کا حقیقتاً زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔ اگر آپ شیشہ کو توڑیں گے تو سات سال کی بدقسمتی یقیناً آپ کا پیچھا نہیں کرے گی۔ کیونکہ شیشہ تو ایک بے جان چیز ہے اور کسی کو تکلیف پہنچانے کا باعث نہیں بن سکتا۔ آپ نے یہ بھی دیکھا ہو گا کہ جہاں تک توہمات کا تعلق ہے وہ مختلف ملکوں میں مختلف طریق سے بیان کئے جاتے ہیں۔ اگر ایک ٹوٹا ہوا شیشہ انگلستان کے لوگوں کے لئے سات سال تک بدقسمتی کا باعث بن جاتا ہے تو افریقہ میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ یا ایشیا میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ اگر شام کے وقت گھر میں جھاڑو دینے سے بدقسمتی کا ماحول ہندوستان میں پیدا ہو جاتا ہے تو دوسری قوموں اور دوسرے ممالک کے لوگوں کے لئے ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ پس آپ اس بات سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ حقیقتاً یہ توہمات بے معنی ہیں اور اسی لئے دین حق نے ان سے ہمیں بچایا ہے۔ دین حق کہتا ہے کہ اگر آپ کا خدا تعالیٰ میں پورا ایمان اور یقین ہو اور آپ اس کے احکام کی پیروی کریں تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آپ کو نقصان پہنچا سکے۔

میں اپنے قارئین کو دین حق کی تعلیمات پر غور کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ یہ دیکھیں کہ یہ کتنا صحیح طور پر ہمیں عمل کی طرف راغب کرتا ہے۔ اس میں کوئی خوف نہیں ہے کوئی توہمات نہیں ہیں اور محبت کے سوا یہ اور کچھ نہیں ہے۔ کلام الٰہی کہتا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا ہے اور پھر اس بات پر مستقل مزاج رہتے ہیں فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ تم ہرگز نہ ڈرو۔ اور نہ غم کھاؤ۔ اور ان باغات میں خوش ہو جاؤ جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم تمہارے دوست ہیں اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔ اور دوسری دنیا میں ہر وہ چیز جو تم چاہو گے وہ تمہیں مل جائے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل امریکہ دفاعی معاہدہ

ایک لمبے عرصے سے اسرائیل کا موقف یہ رہا ہے کہ وہ کسی کے ساتھ دفاع کا معاہدہ نہیں کرے گا۔ چنانچہ امریکہ کے ساتھ بھی اس کے اتنے اچھے تعلقات ہونے کے باوجود اس نے یہ معاہدہ نہیں کیا۔ البتہ اب کہا جاتا ہے کہ اسرائیل اس بات پر غور کر رہا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ دفاع کا معاہدہ کرلے۔ اگرچہ یہ دیکھنے والی بات ہو گی کہ وہ معاہدہ کس طرح کیا جائے اس کی شرائط کیا ہوں گی اور یہ کب سے جاری ہو گا۔ نئے وزیر اعظم شمعون پیریز نے انٹرویو میں کہا ہے کہ اس معاہدے سے جولان کی پہاڑیاں خالی کی جا سکتی ہیں اور اس طرح شام کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امریکہ بھی اس بات کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ اس خیال کا اظہار صرف اسرائیل کی طرف سے ہوا ہے اور وہ بھی اس لئے کہ اب شام کے ساتھ اس کے ایسے تعلقات ہو رہے ہیں کہ شائد جولان کی پہاڑیاں چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے اور اس طرح شام کے ساتھ اس کا امن کا معاہدہ طے پا جائے۔ اگر ایسا معاہدہ امریکہ کے ساتھ طے پاگیا تو اسرائیل میں امریکہ کے فوجی اڈے بن جائیں گے۔ اور یہ اسرائیل کے لئے ایک بہت بڑی تبدیلی ہو گی۔ یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ عوام الناس اس تبدیلی کو برداشت کریں گے یا نہیں۔ فی الحال حکومت نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔

○○○

پاکستان پر الزام

اب جبکہ طالبان اور برہان الدین ربانی کی فوجوں کی آپس میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اور دونوں طرف سے آدمی مارے جارہے ہیں۔ پروفیسر برہان الدین ربانی کی حکومت نے پاکستان پر پھر الزام لگایا ہے کہ وہ کابل کی حکومت کے مخالف دھڑوں خاص طور پر طالبان کی فوجی مدد کر رہا ہے۔ پاکستان نے اس الزام کی ہمیشہ تردید کی ہے اور اب بھی یہی کہا ہے کہ اس بات کا سوال کا پیدا نہیں ہوتا کہ پاکستان کسی دھڑے کی حمایت کرے۔ پاکستان کی خواہش تو یہ ہے کہ افغانستان میں سب دھڑے مل کر ایک مستحکم حکومت بنائیں اور افغانستان کو فروغ حاصل ہو۔

○○○

مقبوضہ کشمیر- استصواب رائے

پاکستان کے اقوام متحدہ میں مستقل نمائندے اکمل کمال نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پھر یہ بات دہرائی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے سلسلے میں سیکیورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل کروایا جائے۔ آپ جنرل اسمبلی کی انسانی حقوق کی تیسری کمیٹی میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے اس بات کو واضح طور پر پیش کیا کہ جب تک اقوام متحدہ کی قرارادوں کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے نہیں ہو جاتا۔ اس علاقے میں امن کی کوئی صورت نہیں ہے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب سے بڑا مسئلہ مقبوضہ کشمیر ہے ہندوستان کا کہنا ہے کہ یہ علاقہ اس کا اٹوٹ انگ ہے اور کسی طرح سے بھی ہندوستان سے جدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے استصواب رائے کا کوئی مطلب نہیں۔ وہاں پر کئی انتخابات ہو چکے ہیں اور اب پھر انتخابات کی تیاری کی جارہی ہے۔ لیکن کشمیریوں نے ان انتخابات کو کلی طور پر رد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہمارے مسئلہ کا حل صرف اور صرف استصواب رائے ہے۔ الیکشن میں حصہ نہ لینے کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔

○○○

گولان کی پہاڑیوں کا تنازعہ

گذشتہ منگل کے روز شام نے اسرائیل سے پھر مطالبہ کیا ہے کہ وہ جولان پہاڑیوں کو خالی کر دے۔ یہ ایسے وقت میں کہا گیا جب امریکہ کا خصوصی نمائندہ ڈینس راس شام کے صدر حافظ الاسد سے اس سلسلے میں گفتگو کرنے والا تھا۔ اس سے ایک روز پہلے راس شام پہنچے۔ اور ایسا انہوں نے اسرائیل کے وزیر خارجہ سے گفتگو کرنے کے بعد کیا۔ اگر اسرائیل واقعی چاہتا ہے کہ ڈینس راس اس معاہدے کو سلجھائیں تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی صفائی دل کا اظہار کرے اور صاف طور پر اس بات کا اعلان کرے کہ وہ جولان پہاڑیوں کو جو انہوں نے 1967ء کی جنگ میں لے لی تھیں واپس کرنے کے لئے تیار ہے اور اس کی فوجیں اس مقام پر چلی جائیں گی جہاں 4۔جون 1967ء کو موجود تھیں۔ شام کا کہنا ہے کہ یہی ایک ایسی بات ہے جو اسرائیل اور شام کے درمیان امن کا معاہدہ طے کروا سکتی ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ شام اس کے علاوہ اسرائیل کا ہر مطالبہ مسترد کردے گا۔

○○○

شاہ فہد کی بیماری

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں شاہ فہد سعودی عرب کے بادشاہ بیمار ہیں ان کے علاج کے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے ڈاکٹر بھی سعودی عرب پہنچے ہوئے ہیں سعودی عرب نے اس بات کے لئے اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ شاہ فہد کی صحت بہتر ہو رہی ہے اور دعا کی ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے تک بادشاہت کے فرائض سر انجام دیتے رہیں۔ سعودی عرب کی شاہی کابینہ نے بتایا ہے کہ شاہ فہد اچانک بیمار ہو گئے اور اس کی وجہ کام کی زیادتی تھی۔ اب انہیں آرام کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ اگرچہ یہ نہیں بتایا گیا کہ ان کی بیماری کی کیفیت کیا ہے۔ ان کی عمر 74 سال ہے اور وہ چند روز سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ سفارت کاروں نے کہا ہے کہ ان کے دماغ میں خون کا لوتھڑا جم گیا ہے۔

○○○

بنگالیوں کو نکالنے کا فیصلہ

پاکستان ان بنگالیوں کو جو غیر قانونی طور پر پاکستان میں رہ رہے ہیں واپس بنگلہ دیش بھیجنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے جواب میں بنگلہ دیش کی حکومت نے کہا ہے کہ پاکستان کو چاہئے کہ 1974ء کے معاہدے کے مطابق پاکستانیوں کو وہاں سے واپس بلالے۔ ڈھاکہ نے اس موضوع پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جن بنگالیوں کو اس طرح واپس بنگلہ دیش بھیجا جائے گا۔ ہم انہیں اپنے ملک میں رہائش کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں اس بات کا قانونی طور پر کوئی علم نہیں کہ پاکستان میں کوئی بنگلہ دیشی قیام پذیر ہے۔ ہم جو کچھ جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ بنگلہ زبان بولنے والے پاکستانی پاکستان میں موجود ہیں اور یہ خاصے عرصے سے وہاں رہ رہے ہیں۔ ہزاروں بلکہ دسیوں ہزار بنگالیوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ 1971ء کے بعد جب بنگلہ دیش بنا ہے تو وہ پاکستان ہی میں رہیں گے۔ پولیس پاکستان کی بندرگاہ کراچی پر غیر قانونی طور بسنے والے بنگلہ دیشیوں کو جن کے پاس جعلی پاکستانی پاسپورٹ ہیں پکڑ رہی ہے۔ یہ شہر جس کی آبادی 60 لاکھ ہے اس میں بہت سے بنگالی افغان۔ ایرانی اور دوسرے ممالک کے لوگ بستے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کے یہاں بس جانے کی وجہ سے مقامی لوگوں کو نوکریاں اور کام نہیں ملتا۔ چنانچہ بنگلہ دیشیوں کو اور بعض دوسرے ممالک کے باشندوں کو جو غیر قانونی طور پر کراچی میں بسے ہوئے ہیں نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○○○

تاملوں کے لئے عام معافی کا اعلان

سری لنکا کی صدر چندریکا کمار انگا نے گذشتہ روز تامل ٹائیگرز گوریلوں کو یہ پیش کش کی ہے کہ اگر وہ اپنے ہتھیار رکھ دیں تو انہیں پوچھ نہیں کہا جائے گا۔ گویا کہ یہ عام معافی کا اعلان ہے جو صدر سری لنکا نے کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک نیا زمانہ آ رہا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ نیا دن طلوع ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ایل۔ ٹی۔ ای۔ ہتھیار رکھ دے تو سارے ملک میں امن وامان کی فضاء پیدا ہو سکتی ہے اور ہمارا ملک جلد جلد ترقی کر سکتا ہے۔ تامل ٹائیگرز کے خفیہ ریڈیو نے ایک مہم شروع کی ہے تاکہ وہ گوریلوں کو دوبارہ جمع کر کے جافنا کو حکومت سے واپس لے لیں۔ اگرچہ اس کا امکان تو کم ہے لیکن بہرحال جو گوریلے اس ریڈیو پر کام کرتے ہیں انہوں نے یہ مہم شروع کر دی ہے اور ہو سکتا کہ کچھ لوگ ان کی بات سن کر اکٹھے بھی ہو جائیں۔

○○○

اخبارات کے اشتہارات کی رقوم

پنجاب کی حکومت نے اخبارت میں شائع کروائے گئے اشتہارات کا معاوضہ منجمد کر دیا ہے۔ چنانچہ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی کے صدر اور جنرل سیکرٹری نے اس پر غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ اے۔ این۔ پی۔ ایس کے عہدہ داروں نے کہا ہے کہ حکومت نے از خود یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ بجٹ میں رقوم نہ ہونے کی وجہ سے اخبارات میں دئے گئے اشتہارات کی رقوم کو فی الحال منجمد کر دیا جائے۔ اخبارات کے عہدہ داروں کے خیال میں حکومت یہ رقوم دینے کی استطاعت رکھتی ہے اور چونکہ اخبارات رقوم کے بغیر چل نہیں سکتے۔ اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ یہ رقوم ادا کی جائیں۔

○○○

بابری مسجد کی تیسری برسی

ہندوستان میں بابری مسجد کو منہدم کئے تین سال ہو گئے ہیں۔ اس موقعہ پر تیسری برسی مناتے ہوئے مسلمانوں نے احتجاجی جلوس نکالے۔ بعض جلوس صرف خواتین کے تھے۔ جنہوں نے برقعے پہنے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں ترازو لئے ہوئے تھے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور بابری مسجد کے سلسلے میں جو مسلمان مارے گئے تھے۔ ان کے خاندانوں کو معاوضہ دیا جائے۔ مسلمانوں کو اس بات کا بھی شکوہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وی۔ پی۔ نرسیمہاراؤ وزیر اعظم بھارت نے وعدہ کیا تھا کہ مسجد جہاں سے گرائی گئی ہے۔ وہیں بنائی جائے گی ابھی تک اس سلسلے میں کوئی کام نہیں ہوا اور گذشتہ دنوں وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ یہ مسجد کب بنائی جائے گی تو انہوں نے ایک عجیب سا جواب دیا جس سے مسلمان حیرت میں پڑ گئے۔ جواب یہ تھا کہ کیا ابھی تک آپ بابری مسجد کو بھولے نہیں۔ جس کا یہ مطلب لیا جارہا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں کوئی کام کرنا نہیں چاہتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ بی-فارمیسی

○ شعبہ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بی فارمیسی چار سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

تعلیمی قابلیت:-(1) انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل یا بی ایس سی (ایف ایس سی پری میڈیکل کے بعد) (2) صرف پنجاب کے رہائشی ہوں۔ سیلف فنانس کی بنیاد پر 15 نشستوں پر بھی داخلہ ہوگا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 95-12-7 ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان برائے احمدی طلباء وطالبات

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ماسٹر پروگرام کے لئے داخلہ جات کا اعلان روزنامہ ڈان "Dawn" مورخہ یکم دسمبر 95ء میں شائع ہو چکا ہے داخلہ کے خواہشمند احمدی طلباء و طالبات میرٹ اور دیگر ضروری معلومات اور راہنمائی کے لئے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ تاوہ بروقت اور صحیح طریق پر داخلہ کے لئے Apply کر سکیں۔ واضح ہو کہ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28- دسمبر 95ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ ایم فل و پی ایچ ڈی- (مالیکیولر بیالوجی)

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں قائم نیشنل سینٹر آف ایکسیلنس (Excellence) مالیکیولر بیالوجی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- فروری 96ء ہے۔ اسی طرح ٹیسٹ انٹرویوز 29- فروری 96ء کو نو بجے صبح ہوں گے۔

دیگر شرائط بمطابق اعلان داخلہ روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 24- اکتوبر 95ء کے مطابق ہیں یہ اعلان 95-11-14 کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

ربوہ میں واقفینِ نو کے علمی مقابلہ

ربوہ میں پہلی بار واقفین نو کے آل ربوہ مقابلے مورخہ یکم دسمبر 1995ء کو بیت المہدی میں منعقد ہوئے۔

ربوہ کے واقفین نو ان کے والدین اور سیکرٹری صاحبان وغیرہ بیت المہدی میں جمع ہوئے۔ ربوہ کو سات بلاکس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر مقابلے میں بلاکس کی سطح پر اول آنے والے سات واقفین نو بچوں نے حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچوں کی تلاوت نظم تقریر اور دینی معلومات کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔

مقابلوں کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی ان مقابلہ جات میں انعام حاصل کرنے والے واقفین نو بچوں کے نام یہ ہیں۔

مقابلہ تلاوت- اول محمد رحمٰن- دارالرحمت غربی الف- دوم سید ابراہیم سہیل دارالنصر غربی ب- سوم وقاص محمود- دارالیمن وسطی۔

مقابلہ نظم- اول سامعہ نسرین دارالعلوم غربی ب- دوم نعیم اللہ دارالیمن وسطی- سوم ملیحہ احمد دارالنصر شرقی۔

مقابلہ تقاریر- اول طیبہ خان دارالصدر جنوبی- دوم عطیتہ المنعم- دارالبرکات- سوم سہیل احمد دارالیمن شرقی اور رضی اللہ باجوہ دارالنصر غربی ب۔

مقابلہ دینی معلومات- صباحت احمد فیکٹری ایریا- دوم عمر فاروق کوارٹر تحریک جدید- سوم رابعہ منصور دارالصدر غربی۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30312 میں امتہ الرؤف بنت چوہدری محمد اسحاق صاحب قوم کھوکھر جٹ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 4 گرام مالیتی ساڑھے گیارہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرؤف ساکن نوکوٹ ضلع میرپور خاص پوسٹ کوڈ نمبر 69220 گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اسحاق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری فاروق احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر 30313 میں مبارک احمد خاکی ولد عبدالرحمان خاکی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 13000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد خاکی اسلام آباد مکان نمبر 1280- G-8 اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم خان وصیت نمبر 24512 گواہ شد نمبر 2 خواجہ داؤد احمد وصیت نمبر 19437۔

مسل نمبر 30314 میں خواجہ محمد زکریا ولد خواجہ داؤد احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خواجہ محمد زکریا مکان نمبر 2-B گلی نمبر 38 F-8/1 اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 محمد عبدالرؤف ریحان وصیت نمبر 28063 گواہ شد نمبر 2 فضل احمد وصیت نمبر 28062۔

مسل نمبر 30315 میں ڈاکٹر کرنل محمد عبدالخالق ولد میاں محمد عالم قوم بھٹی راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر 71 سال بیعت 1938ء ساکن اسلام آباد حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-4-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 191 گلی نمبر 10 سیکٹر E-7 برقبہ 1066.67 مربع گز مالیتی تقریباً پچاس لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3620+5380 روپے ماہوار بصورت پنشن و الاؤنس از صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر لیفٹیننٹ کرنل محمد عبدالخالق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالشکور حامد 5/1 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر فیض اللہ خان ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر 30316 میں پروین اختر زوجہ مظفر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 36 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر پانچ ہزار پاکستانی روپے بذمہ خاوند محترم اور زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی اٹھارہ صد مارک اس وقت مجھے مبلغ 5616 مارک سالانہ بصورت گزارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین اختر آف سرگودھا حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد صابر وصیت نمبر 19265 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30317 میں انعام اللہ خان عابد ولد امان اللہ خان ظفر قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا کالونی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ حال جنوبی کوریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-4-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 800 امریکی ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انعام اللہ خان عابد کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ حال جنوبی کوریا گواہ شد نمبر 1 منیر احمد کاہلوں ولد چوہدری مبشر احمد خان گواہ شد نمبر 2 عارف محمود ولد عابد اللطیف کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کو کراچی میں قتل کر دیا گیا جس کے بعد ایم کیو ایم کی اپیل پر کراچی حیدر آباد وغیرہ میں خون آلود تشدد شروع ہو گیا ہے۔ حیدر آباد میں 5۔ بینکوں کی عمارتوں کو جلا دیا گیا۔ کراچی اور حیدر آباد سمیت پہیہ جام ہڑتال رہی۔ سٹاک مارکیٹ سمیت تمام کاروباری ادارے بند رہے۔ کراچی میں شدید خوف و ہراس پھیلا ہے۔ فائرنگ اور تشدد کے نتیجے میں 7۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ 15۔ کو اغوا کر لیا گیا۔ 84 گرفتار ہو گئے۔ نواب شاہ میرپور خاص سمیت سندھ کے مہاجر آبادی والے علاقوں میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اورنگی ٹاؤن میں تین افراد مارے گئے۔ ایک شخص کو گھر میں گھس کر گولی مار دی گئی۔ دو افراد راہ چلتے نامعلوم افراد کی فائرنگ کا نشانہ بن گئے۔ عزیز آباد اور لیاقت آباد میں بھی دو۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک پوسٹ آفس اور دو گاڑیاں بھی نذر آتش کر دی گئیں۔ اندرون سندھ کے علاقوں میں بھی ہڑتال ہوئی۔ سکھر میں 25۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ اہم ناکوں پر پولیس اور رینجرز نے مورچے بنا رکھے ہیں۔

○ سندھ کے صوبائی وزیر مسٹر نثار کھوڑو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت عارف حسین اور ناصر حسین کے قتل کی عدالتی تحقیقات کرائے گی۔ اس مقصد کے لئے سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ایک جج کا تقرر کریں گے۔

○ سندھ حکومت نے قطعی طور پر بتایا ہے کہ الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کے قتل سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ سندھ حکومت کے ترجمان نے بتایا ہے کہ کسی تھانے میں ان افراد کے اغوا کی کوئی ایف آئی آر درج نہیں کرائی گئی۔ اور نہ حکومت کو ان کی گمشدگی کی کوئی اطلاع دی گئی ہے۔

○ لندن میں پاکستانی سفارت خانے کے پریس منسٹر نے بی بی سی کو بتایا کہ کراچی میں اور بھی دہشت گرد موجود ہیں اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ ان افراد کے قتل کا کون ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے اپنے دو دھڑوں میں بھی باہمی قتل و غارت ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ کے بھائی کو کس نے قتل کیا تھا؟ کیا یہ بھی حکومت کا کام ہے؟ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت نے سندھ کے وزیر اعلیٰ کے بھائی کا کوئی انتقام نہیں لیا۔ حکومتیں انتقام نہیں لیا کرتیں۔

○ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ حکومت الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کے قتل کی ذمہ دار ہے۔ ان کی گرفتاری کے خلاف صدر، آرمی چیف اور تمام قومی رہنماؤں سے مدد کی اپیلیں کیں لیکن کچھ نہ ہوا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے اپنے بھائی اور بھتیجے کے قتل پر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں سے ایک ایک ظلم کا حساب لے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کیا بھائی اور بھتیجے کو بھی الطاف نے قتل کروایا ہے۔ بے نظیر اس کا فوری جواب دیں ورنہ انہی کو ملزم سمجھا جائے گا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر اور پنجاب کے قائم مقام گورنر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کے بھائی کو مارا جاتا رہا تو کراچی کا مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ نفرت کا رویہ قوم کو برباد کر رہا ہے۔ نواز شریف اور ان کے ساتھی کب تک نفرت کے ذریعے بے چینی رکھیں گے۔ ہر بات کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرانا روایت بن گئی ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کو ایک بند خط بھجوایا گیا ہے۔ جس میں مبینہ طور پر یہ درج ہے کہ جمہوری سسٹم کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ آپس میں مذاکرات کریں۔ وزیر اعظم کا خط وزیر قانون این ڈی خان، مس ناہید خان اور مسٹر اظہار امروہوی نے اپوزیشن چیمبر کے کمرے میں مسٹر افتخار گیلانی کے حوالے کیا۔ اپوزیشن کے لیڈر جنرل مجید ملک، محمود اچکزئی اور شاہد خاقان عباسی انہیں دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وزیر اعظم نے اپوزیشن رہنماؤں کی رہائی اور مقدمات کی واپسی کی بھی پیشکش کی ہے آٹھویں ترمیم اور خواتین کی نشستوں پر اتفاق رائے کی بھی دعوت دی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے سیل بند خط کی خبر آگ کی طرح پارلیمنٹ ہاؤس اور اسلام آباد کے سیاسی حلقوں میں پھیل گئی۔ حکومت اور اپوزیشن کے ارکان مندرجات جاننے کے لئے بے تابی سے پوچھتے رہے۔

○ وزیر اعظم کا خط ملنے سے ایک دن قبل ملتان میں مسٹر نواز شریف نے حکومت اور وزیر اعظم کے خلاف بہت سخت بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی نظام چلنا چاہئے مگر اتنے بے غیرت نہیں ہیں کہ حکومت سے مذاکرات کریں۔ ہم عزت نفس پر یقین رکھتے ہیں۔ سیاست بعد کی بات ہے۔ بے نظیر کی زبان میں بھی غنڈہ گردی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اب بات اسمبلی میں ہو گی۔ انہوں نے ملتان اور خانیوال میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کان کھول کر سن لیں۔ قوم کی تقدیر بدلنے کے لئے ایک بار ضرور آؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران کب تک بچیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان بچانا ہے تو نواز شریف کا ساتھ دینا ہو گا اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ بھٹو خاندان سے کھسک گیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ کاش ہم دفاعی بجٹ کم کر سکیں مگر اس کی چابی مخالفوں کے پاس ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا اگلی جنگوں مشقوں کی نگرانی بھی آپ کریں گے تو وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے آپ بہت چالاک لوگ ہوتے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کی مرضی کا آئین نہیں بنا سکتے۔ انتخابات 1998ء میں ہی ہوں گے۔ الطاف کے بھائی اور بھتیجے کو پولیس حراست میں ہلاک نہیں کیا گیا۔ عدالتی کمیشن تحقیقات کرے گا۔ قاتلوں کو جلد گرفتار کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی صورت حال میں بیرونی ہاتھ کارفرما ہے۔ آخری اجلاس اور اسمبلی ٹوٹنے کی باتیں کرنے والوں کو مستعفی ہو جانا چاہئے۔ نئے آرمی چیف کا تقرر آئین کے مطابق ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ صحافت میں کوڈ آف کنڈکٹ بنایا جائے۔

○ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو مڈٹرم الیکشن کی کوئی پیشکش نہیں کی گئی۔ وزیر اعظم نے نہ ایسی پیش کش کی ہے اور نہ کریں گے۔ ہم نے صرف خواتین کی نشستوں پر مفاہمت کے لئے کہا ہے۔ عوام نے ہمیں 5 سال کے لئے منتخب کیا ہے مڈٹرم الیکشن کرانا عوام سے دھوکہ ہو گا۔

○ وزیر اعظم کے مسٹر نواز شریف کے نام خط پر مسلم لیگ کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں غور کیا گیا۔ اپوزیشن ذرائع کا رد عمل یہ ہے کہ یہ وقت حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ صدر لغاری مستعفی ہو کر حکومت قائم مقام صدر کے حوالے کریں۔ نگران قومی حکومت نئے انتخابات کرائے۔ حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ اب گیند حکومتی کورٹ میں ہے۔

○ بینک آف پنجاب شاہدرہ کے سامنے علی الصبح بم کا دھماکہ ہوا۔ عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدر مملکت نہ تو اسمبلی توڑیں گے اور نہ وزیر اعظم ایسی ایڈوائس دیں گی۔ عدم اعتماد کی قرارداد اور استعفوں کا بھی کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کے ننانوے اعشاریہ نو فیصد ارکان اپنی اسمبلی کی مدت پوری دیکھنا چاہتے ہیں۔

○ لندن میں قائم شدہ انٹرنیشنل پریس انسٹی ٹیوٹ نے کہا ہے کہ پاکستان پریس شدید صدمہ میں ہے۔ حکومت بھی خلاف ہو گئی ہے۔ اخبارات کو ہراساں کرنے کے لئے عدالتوں کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ کراچی کے اخبارات زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ وٹو اب اقتدار کے خواب ہی دیکھا کریں گے۔ انہوں نے کہا جو اچھے کام کرے گا دنیا اسے یاد رکھے گی۔ جو جیب کی طرف دیکھے گا اسے بھول جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی پالیسی کا آئندہ ہفتے اعلان کر دیا جائے گا۔ تین نئی یونیورسٹیاں زیر غور ہیں۔ فیصل آباد میں سائنس اور سرگودھا اور ساہیوال میں عمومی مضامین کی یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ ہر ضلعی ہیڈکوارٹر میں کمرشل کالج بنائے جائیں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے کالاباغ ڈیم کی منظوری دے دی ہے۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا
ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

قیصر جدید اور روایتی زیورات
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 487

احمد برادرز
• فریج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: 451030 420958

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434